رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۰/۳۵ | جمعرات ۲۳ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ ۲۳ اخاء ۱۳۶۰ ہش ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۴۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ اخاء/اکتوبر ۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو دن کے تقریباً سوا ایک بجے لاہور سے بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔

حضور انور کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

" نزلہ کا زور ہے "

احباب کرام التزام سے دعائیں فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت کامل و عاجل عطا کرے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت گلے اور آنکھوں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل و عاجل عطا کرے اور لمبی بابرکت عمر سے نوازے۔ آمین۔

• مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ چار ہفتہ سے صاحب فراش ہیں ڈاکٹر بشیر احمد صاحب باسط آف بہاولپور نگرانی فرما رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے مکرم مولوی صاحب کو مزید چھ ہفتہ کے لئے مکمل آرام کی ہدایت دی ہے۔

احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ مکرم مولوی صاحب کو جلد از جلد کام کرنیوالی صحت دے۔

(محمد امداد الرحمٰن صدیقی
مربی سلسلہ گلگشت کالونی ملتان)

• میری بھانجی عزیزی سعیدہ احسن لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ کو ویگن سے اترتے ہوئے گر جانے کے باعث پہلے سے کمزور ٹانگ پر شدید چوٹ آگئی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی شفایابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد عبداللہ قریشی آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ)

• میری اہلیہ محترم رضیہ بشریٰ عرصہ دو ماہ سے بیمار ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو صحت دے آمین۔

(غلام مصطفےٰ خان دفتر امانت تحریک جدید)

• سردار محمد بشیر احمد سابق قاضی جماعت کراچی جو حضرت شیخ کرم الٰہی صاحب مرحوم صحابہ ۳۱۳ کے صاحبزادے ہیں بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں کی تشخیص سے ٹیومر معلوم ہوا ہے۔ اب بڑا اپریشن کر کے ٹیومر نکالا جائے گا۔ احباب جماعت خاص کر بزرگانِ سلسلہ و خاندان حضرت اقدس سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے حضرت والد صاحب کو مزید صحت والی لمبی عمر دے۔

(کموڈور محمد سلیم احمد، کراچی)

• عاجز کے لڑکے محمد صدیق ڈرائیور خدام الاحمدیہ کا بخار اتر گیا ہے لیکن کمزوری باقی ہے خاکسار احباب کرام کا ممنون ہے کہ انہوں نے عزیزم محمد صدیق کے لیے دعائیں فرمائیں۔ التماس ہے کہ احباب دعائیں جاری رکھیں تا اللہ تعالیٰ عزیزم کو کامل شفا عطا کرے اور مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا کرتا چلا جائے۔ آمین۔

(ایم عبدالحق ٹھیکیدار والد محمد صدیق ڈرائیور)

بحرِ حکمت کے موتی ۔ جوامع الکلم ۔ جواہر الکلام

انبیاءؑ کے ہزارہا معجزات کا سرچشمہ اور منبع دعا ہی ہے

اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرتِ قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ (البقرہ : ۱۸۷)

ترجمہ:۔ اور (اے رسول) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (ان کے) پاس (ہی) ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ (یعنی دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب ما یقال فی الرکوع والسجود ص ۱۸۱/۱)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو اس لیے سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس

"اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے اور جسقدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرتِ قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور بتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا، کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللھم صل وسلم وبارک علیہ وآلہ بعد دھمہ وغمہ وحزنہ لھذہ الامۃ وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔"

(برکات الدعا ص ۱۴۵)

"میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے ..... چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذہب مُردے، اُن کے خدا مُردے اور خود وہ تمام پیرو مردے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں، ہرگز ممکن نہیں۔"

(تبلیغ رسالت جلد ۶ ص ۱۸)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ • قیمت: ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah
۲۳ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ
۲۲ اخاء ۱۳۶۰ ہش

آخرت سنوارنے کیلئے ایک لازمی شرط

قرآن مجید کی رو سے یہ امر واضح کیا جا چکا ہے کہ دنیا اور اس کی زینتوں کے فریب میں آنے سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان نفس امارہ اور اس کے زیر اثر پیدا ہونے والی خواہشوں کے جال میں نہ پھنسے بلکہ ان کا مقابلہ کر کے انہیں مغلوب کرنے کے لئے پوری کوشش بروئے کار لائے۔ آج ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ مخالفت نفس کا جہاد اس وقت تک کامیابی سے جاری نہیں رکھا جا سکتا جب تک کہ انسان ہر دم اور ہر آن اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرتا رہے اور جس خیال یا جذبہ کو احکام الٰہی کے خلاف پائے اسے پنپنے نہ دے اور اس سے جلد از جلد چھٹکارا حاصل کر لے۔

محاسبۂ نفس کی اس اہمیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو نفس کا محاسبہ کرنے اور مسلسل کرتے رہنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(الحشر آیات ۱۹/۲۰)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور چاہیئے کہ ہر جان اس بات پر نظر رکھے (یعنی تم میں سے ہر شخص اپنے نفس کا محاسبہ کر کے جائزہ لیتا رہے کہ) اس نے کل کے لئے آگے کیا بھیجا ہے اور تم سب اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا سو اللہ نے بھی ان کو اپنی جانوں کا فائدہ بھلا دیا (یعنی خدا کو بھلانے کے نتیجہ میں وہ خود اپنے نفس کے محاسبہ سے غافل ہو گئے) یہ (اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرنے والے) لوگ اطاعت سے باہر نکلنے والے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اپنے نفوس کا محاسبہ کرنے کا حکم دیا ہے اور اس سے کبھی غافل نہ ہونے کی تلقین فرمائی ہے اور بتکرار یہ نصیحت کی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر بات میں تقویٰ کو مدنظر رکھنے کی فکر کا ہی دوسرا نام محاسبۂ نفس ہے جو شخص کوئی بھی کام کرنے یا زبان کھولنے سے پہلے اس بات سے ڈرتا ہے کہ کہیں خلاف تقویٰ کوئی بات اس سے سرزد نہ ہو جائے۔ وہ فی الاصل ایسا کرنے میں اپنے نفس کا محاسبہ ہی تو کر رہا ہوتا ہے کہ اس کا نفس کہیں اسے غلط راہ اختیار کرنے یا غلط بات کہنے پر تو نہیں اکسا رہا اور جونہی وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ نفس اسے ورغلا رہا ہے وہ فوراً اس کی اصلاح کی طرف مائل ہو کر خلاف تقویٰ کام کرنے یا خلاف تقویٰ بات کہنے سے اپنے نفس کو روک لیتا ہے اور وہ صرف وہی بات کہتا اور وہی کام کرتا ہے جو تقویٰ کے مطابق ہے۔ ایسا شخص اطاعت سے باہر نکلنے سے ہمیشہ بچا رہتا ہے۔

چونکہ تقویٰ شعاری کے قوی احساس ہی کا دوسرا نام محاسبۂ نفس ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ بھی جہاں محاسبۂ نفس کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں ساتھ ہی تقویٰ اختیار کرنے کی بھی ہدایت فرمائی ہے جیسا کہ فرماتا ہے:۔

قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (البقرہ ۲۲۴)

ترجمہ:۔ اپنے لئے کچھ آگے بھیجو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ تم اس کے روبرو پیش ہونے والے ہو اور تو (اپنے نفوس کا محاسبہ کرنے والے) مومنوں کو (اس دن کے بارے میں) خوشخبری دے۔

اس آیت میں قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ اور وَاتَّقُوا اللّٰهَ سے مراد یہی ہے کہ ابھی سے اپنے نفس کا محاسبہ کر کے اس امر کا جائزہ لیتے رہو کہ تم مکروہات دنیا سے بچ کر اپنی آئندہ زندگی کو سنوارنے کے لئے کیا نیک اعمال بجا لا رہے ہو۔ ایسے لوگوں کو جو پہلے ہی سے آئندہ کی فکر رکھنے والے ہوں خدا تعالیٰ نے بشارت دی ہے کہ وہ بہرحال کامیاب ہوں گے اور جب قیامت کے روز اپنے رب کے حضور پیش ہوں گے تو انہیں کسی قسم کی شرمندگی اور خجالت اٹھانی نہیں پڑے گی بلکہ وہ یہ دیکھ کر کہ ان کا خدا ان سے راضی ہے خوش ہوں گے۔

الغرض مکروہات دنیا سے بچنے اور آخرت کو سنوارنے والے اعمال صالحہ بجا لانے کے لئے ہر لمحہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہنا اور اپنے خیالات و جذبات، حرکات و سکنات اور اقوال و افعال کا جائزہ لیتے رہنا ازبس ضروری ہے۔

بلا تبصرہ:۔

"سوفسطائی طریق واردات"

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کی ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۱ء کی اشاعت میں جناب محمد اقبال سہیل صاحب کا ایک مضمون درج ذیل عنوانات کے تحت شائع ہوا ہے۔

- جدید سیاست کا سفسطائی طریق واردات!
- دینی تنظیموں اور اسلامی سیاسی جماعتوں کے لئے لمحۂ فکریہ!

اپنے اس مضمون میں وہ رقمطراز ہیں:

"آج کے دور کا انسان جتنا دکھی ہے شاید ہی کبھی رہا ہو۔ چنانچہ آج کا انسان بدحالی بے چارگی، آبادھاپی اور ایک دوسرے کو لگائے گئے زخموں سے بری طرح سسکتا نظر آتا ہے۔

عالمی سطح پر اس صورت حال سے عالم اسلام کا معاشرہ بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا اور اسلامی ممالک میں سیاسی جماعتیں حتیٰ کہ اسلام کی دعوت دینے والی دینی تنظیمیں بھی اپنے آپ کو اس بڑی مصیبت و فتنہ سے نہیں بچا سکیں اور وہ بھی انسانی روابط اور اخلاقی بندھنوں کو پس پشت ڈال کر دانستہ و غیر دانستہ اپنے سے اختلاف کرنے والوں کی کردار کشی کرنے کی وبا سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکیں .... اخوت اور مساوات کے تقاضے دم توڑتے نظر آتے ہیں اور اسلامی ملکوں کے معاشروں میں بھی انسانی تعلقات میں عالی ظرفی، بلند نظری اور وسعت قلب اب افسانے بنتے نظر آنے لگے ہیں۔ کسی کی عزت محفوظ نہیں رہی۔ کوئی شخص قابل اعتبار نہیں رہا ... اپنے سے اختلاف کرنے والوں کو نیچا دکھانے اور ان کے خلاف زیر زمین لابی قائم کر کے گھسر پھسر کی تحریک چلانے کا فتنہ اس قدر بڑھ گیا ہے کہ پوری قوم ایک منفی کشمکش بلکہ احمقانہ روش کا شکار ہو کر رہ گئی ہے اور ہماری حالت یہ ہے کہ ہم اٹھتے بیٹھتے صرف یہ دیکھتے ہیں کہ کون کس طرح سوتا ہے، کس طرح کھاتا ہے اور کس طرح چلتا ہے۔ ہر شخص اب مشتبہ ہے کہ وہ کس کا ایجنٹ ہے یا اس کی ناک سیدھی نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہماری سیاسی اور دینی جماعتوں نے کبھی غور کیا ہے کہ اس روش سے اسلام کی کیا خدمت ہو رہی ہے؟ ایک دوسرے کی کھال کھینچنے اور ایک دوسرے کے خلاف زیر زمین لابی قائم کرنے کا یہ چکر آخر کب اور کہاں جا کر ختم ہوگا؟

انسانوں کے معاشرے میں افراد اور جماعتوں سے غلطیاں ہوتی ہیں لیکن دوسرے کا محاسبہ و محاکمہ اسے زیب دیتا ہے جو ان غلطیوں سے پاک ہو لیکن اپنے دامن کردار پر داغوں کی بھرمار کو جب نظر انداز کر دیا جاتا ہے تو اس کے نتیجہ میں قومی زندگی تباہ و ویران ہو جاتی ہے۔ یہ صورت حال ان افراد اور تنظیموں کے لئے لمحۂ فکریہ بننی چاہیئے جو لوگوں کو بھلائی و نیکی کی راہ بتانے کی دعویدار ہوں کہ خیر و تعمیر کی دعوت دینے والوں کو تو دوسروں کی عزتوں سے کھیلنے کو معمول نہیں بنانا چاہیئے یہ تو فاشزم کا طریقہ اور اسلام دشمن تحریکات کا طریق واردات ہے اور مسلمان معاشرے میں دینی و سیاسی جماعتوں کو شعوری یا غیر شعوری طور پر اور بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر دور جدید کے اس موذی مرض و فتنہ میں گرفتار نہیں ہونا چاہیئے۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبلّغ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقِ تبلیغ

مکرم ملک سعید احمد صاحب رشید مربی سلسلہ مقیم چک ۳۲ ضلع سرگودھا

قسط نمبر 3

پھر فرمایا۔

"ایسے لوگ چونکہ بنی نوع کی ہمدردی میں محو ہوتے ہیں اس لئے رات دن سوچتے رہتے ہیں اور اسی فکر میں کڑھتے ہیں کہ یہ لوگ کسی نہ کسی طرح اس راہ پر آجائیں۔ اور ایک بار اس چشمہ سے ایک گھونٹ پی لیں۔ یہ ہمدردی یہ جوش ہمارے سید و مولیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں غایت درجہ کا تھا۔ اسی سے بڑھ کر کسی دوسرے میں ہو سکتا ہی نہیں۔ چنانچہ آپ کی ہمدردی اور غمگساری کا یہ عالم تھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس کا نقشہ کھینچ کر دکھایا ہے۔

"لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ"

یعنی کیا تو اپنی جان کو ہلاک کر دیگا اس غم میں کہ یہ کیوں مومن نہیں ہوتے۔ اس آیت کی حقیقت آپ پورے طور پر نہ سمجھ سکیں تو جدا امر ہے۔ مگر میرے دل میں اس کی حقیقت یوں پھرتی ہے جیسے بدن میں خون۔

بدل دردیکہ دارم از برائے طالبانِ حق
نمے گردد بیاں آں درد از تقریر کوتاہم"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۰۳)

نیز فرمایا۔

"وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اسکو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اُس کی جاں گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا۔ اسکو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی"

حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵

"اگر کسی نبی کی فضیلت اس کے ان کاموں سے ثابت ہو سکتی ہے جن سے بنی نوع کی سچی ہمدردی سب نبیوں سے بڑھ کر ظاہر ہو تو اے سب لوگو اٹھو اور گواہی دو کہ اس صفت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں۔ ۔ ۔ ۔ اندھے مخلوق پرستوں نے اس بزرگ رسول کو شناخت نہیں کیا جس نے ہزاروں نمونے سچی ہمدردی کے دکھلائے۔ لیکن اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت پہنچ گیا ہے کہ یہ پاک رسول شناخت کیا جائے۔ چاہو تو میری بات لکھ رکھو"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۹)

قانون کا احترام و پابندی

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تبلیغ اسلام میں یہ طریق بھی تھا کہ آپ رائج الوقت قانون کی ہر طرح سے پابندی فرماتے اور ملکی قانون کو ہاتھ میں نہ لیتے بلکہ ملکی قانون کے اندر رہتے ہوئے تبلیغِ اسلام کا فرض سرانجام دیتے۔

چنانچہ اس کی نمایاں مثال حضورؐ کے سفرِ طائف سے واپسی پر ملتی ہے کہ جب آپؐ مکہ واپس تشریف لائے تو رائج الوقت قانون کے مطابق آپؐ نے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ایک شخص کو اخنس بن شریک کے پاس بھیجا کہ وہ آپؐ کو امان دے تا آپؐ اسلام کی تبلیغ کر سکیں۔ اس کے انکار پر سُہیل بن عمرو کے پاس بھیجا کہ وہ آپؐ کی حمایت کرے۔ لیکن اس نے صاف جواب دے دیا۔ لیکن اس پر بھی آپؐ نے بس نہ کی بلکہ مطعم بن عدی کے پاس اپنا نمائندہ بھیجا کہ کیا تم قریش کے خلاف مجھے امن دے سکتے ہو۔ باوجود سخت دشمنی کے اس دفعہ اُس نے شرافت کا ثبوت دیا اور حضورؐ کو اپنی امان میں رکھنے کا وعدہ کیا اور پھر خود بھی اور اپنے بیٹوں کو اسلحہ سے لیس کر کے آنحضرت کو مکہ میں لایا۔

مکہ میں اس وقت یہ قانون تھا کہ جو شخص یہاں سے لڑائی کی وجہ سے یا خود بخود نکل جائے تو واپس اسوقت تک نہیں آسکتا جب تک کہ کوئی سردار اُسے اپنی حمایت و امان میں نہ لے۔ کیونکہ وہ اس ملک کا باشندہ نہیں رہتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پوری پابندی فرمائی۔

۔ پھر مکہ میں ایک قسم کی جمہوری حکومت قائم تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کے شہری تھے۔ چنانچہ آپؐ نے بحیثیت ایک شہری کے اس حکومت کے قانون کا احترام کیا اور ہزار ہا قسم کے مظالم اور ظلم و تشدد کے باوجود کوئی امن شکن بات نہ ہونے دی اور نقضِ امن کا خطرہ محسوس کر کے خود بھی ان مظالم اور سختیوں پر تیرہ سال صبر کیا اور صحابہؓ کو بھی صبر کی تعلیم دیتے رہے۔ جب ظلم اپنی انتہا کو پہنچ گیا اور آپؐ کے مکان کا بھی محاصرہ کر لیا گیا۔ تب بھی آپؐ نے کوئی امن شکن بات نہ ہونے دی آپؐ مدینہ ہجرت کر کے چلے گئے۔ لیکن قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیا۔

اسی طرح جب آپؐ نے تبلیغی خطوط لکھے تو اس وقت بھی اسی قسم کے خُلقِ عظیم کا مظاہرہ کیا اور انگوٹھی بنوائی۔ کیونکہ اس وقت بادشاہوں کا یہ طریق تھا کہ وہ بغیر مُہر کے کسی خط کی طرف توجہ نہ کرتے تھے۔

خُلقِ عظیم

تبلیغ اسلام میں کامیابی حاصل کرنے میں آنحضورؐ کے اخلاق فاضلہ کا بہت بڑا اثر و دخل ہے۔ بلکہ میں تو کہونگا کہ تبلیغ اسلام میں اصل کامیابی کا راز آپؐ کے اخلاقِ فاضلہ اور اوصافِ کریمانہ ہی تھے جن کے متعلق خود خدا عزّ و جلّ نے گواہی دی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔

(القلم)

تو اخلاق عالیہ کے انتہائی اعلیٰ مقام پر فائز ہے جس کی بدولت تجھے تبلیغ میں کامیابی و کامرانی حاصل ہو رہی ہے فرمایا

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ۔ (آل عمران ۱۶۰)

چنانچہ آپؐ کا ایک شدید جانی دشمن آپؐ کے متعلق گواہی دیتا ہے۔ اور یہ وہ دشمن ہے جو آپؐ کے قتل کے منصوبہ بنانے والوں میں سے تھا۔ یعنی نظر بن حارث۔ اور یہ گواہی اس نے اس وقت دی جب یہ مشورہ ہو رہا تھا کہ حج پر آنے والوں کو آپؐ کے پاس جانے سے کس طرح روکیں۔ ایک نے کہا کہ ہم کہیں گے کہ محمدؐ جھوٹے ہیں۔ (نعوذ باللہ) تو نظر بن حارث کھڑا ہو گیا۔ اور بڑے جوش میں آکر کہا۔

قد کان محمد فیکم غلاماً حدثاً ارضاکم فیکم و اصدقکم حدیثاً و اعظمکم امانۃً حتیٰ اذا رأیتم فی صدغیہ الشیب وجاءکم بما جاءکم بہ قلتم ساحر، واللہ ما ھو بساحر"

کہ "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے درمیان جوان ہوا۔ وہ اپنے پسندیدہ اخلاق کی وجہ سے تم سب کو زیادہ پسند تھا تم میں سے سب سے زیادہ سچا اور نہایت امین تھا۔ وہ انہی اخلاق پر قائم تھا کہ تم نے اس کی کنپٹیوں میں سفید بال دیکھے اور اُس نے تمہارے سامنے وہ تعلیم پیش کی جو وہ لایا تو تم نے کہنا شروع کر دیا کہ وہ جھوٹا ہے۔ خدا کی قسم وہ ہرگز جھوٹا نہیں"

اسی طرح ایک اور دشمنِ اسلام آپؐ کی کامیابی کا راز آپؐ کے اخلاق فاضلہ کو ہی قرار دیتا ہے۔ یعنی سر چھوٹو رام سابق وزیر ترقیات پنجاب اپنی کتاب

"پیغمبر اسلام" میں تحریر کرتے ہیں۔

"اسلام کے مقدس رسولؐ کی شخصیت اور آپؐ کے اخلاق کی عظمت و جلالت کا کس قدر بلند مقام تھا۔ اسکی کامیاب اشاعت کا سبب کوئی مادی طاقت ہرگز نہ تھی۔ بلکہ اسلام کی فتح کا راز حضور کا خُلقِ عظیم ہے"

پیغمبر اسلام صفحہ ۱۷

والفضل ما شھدت بہ الاعداء

روایت میں آتا ہے کہ مکہ میں ایک عورت روزانہ آپؐ پر گند پھینکتی تھی اور ایک روز آپؐ گزرے تو اُس نے گند نہ پھینکا۔ جس پر آپؐ کو فکر و اندیشہ ہوئی کہ اُسے کیا ہو گیا۔ آج اُس نے مجھے تکلیف نہیں دی۔ چنانچہ پتہ چلا کہ بیمار ہے تو آپؐ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ وہ یہ دیکھ کر حیران ہو گئی کہ جسے روزانہ میں ستایا کرتی تھی آج وہ میری تیمارداری کے لئے آیا ہے۔ اور اسی وقت کلمۂ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئی۔

پھر ایک واقعہ یہ بھی تاریخ میں ملتا ہے کہ ایک دفعہ آپؐ نے ایک بڑھیا کا بوجھ اٹھا لیا جو اُس سے اٹھایا نہ جاتا تھا۔ راستہ میں اُس نے آپؐ کو نصیحت شروع کر دی کہ بیٹا یہاں ایک شخص رہتا ہے جو لوگوں پر جادو کرتا ہے دیکھنا تم ہوشیار رہنا اور اُس سے بچ کر رہنا۔ اس پر آپؐ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماں! جس کی تم بات کر رہی ہو وہ تو میں ہی ہوں آپؐ کی بات سُن کر اس کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے اور کہا میں وہ انسان نہیں ہے۔ یہ تو بہت اچھے اخلاق کا مالک ہے۔ اس جیسا عظیم انسان جادوگر نہیں ہو سکتا۔ اور اسی وقت مسلمان ہو گئی۔

۔ عدی بن حاتم اپنے مسلمان ہونے کی داستان یوں بیان کرتے ہیں کہ جب میں اسلام کے ارادہ سے مدینہ روانہ ہوا تو وہاں پہنچ کر مسجد نبوی کے قریب دیکھا حضورؐ تشریف فرما ہیں۔ مجھے دیکھ کر پوچھا۔ کون ہو؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے عرض کیا عدی بن حاتم۔ اس پر آپ مجھے اپنے گھر لے آئے۔ راستے میں ایک بڑھیا نے آپؐ کو روک لیا اور اپنا دکھڑا سنانا شروع کر دیا اور کافی دیر آپؐ کو روکے رکھا۔ جب تک خود اس نے آپؐ کو نہیں چھوڑا آپؐ وہاں سے نہیں ہٹے پھر گھر پہنچے تو مجھے اپنے گدے پر بٹھایا اور خود نیچے بیٹھ گئے۔ یہ اعلیٰ اخلاق اور خلقِ عظیم دیکھ کر کہا۔ واقعی یہ شخص بادشاہ نہیں ہے اور نہ دنیادار بلکہ یہ تو خدا کا پیغمبر معلوم ہوتا ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے مجھے تبلیغ فرمائی اور میں مسلمان ہو گیا۔"

پھر فتح مکہ کے موقع پر خلق عظیم کا مظاہرہ ہوا اس سے سینکڑوں لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

اس کے علاوہ آپؐ کا صبر و استقامت عزم و استقلال آپؐ کی شجاعت۔ آپؐ کا توکل علی اللہ قوانین وقت کی پابندی۔ آپؐ کا عملی نمونہ۔ وغیرہ یہ سب آپؐ کے خلق عظیم کی مثالیں ہیں چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح کو دو حصوں پر منقسم کر دیا۔ ایک حصہ دکھوں اور مصیبتوں کے وقت میں وہ خلق ظاہر ہوں جو مصیبتوں کے وقت ظاہر ہوا کرتے ہیں اور فتح اور اقتدار کے وقت میں وہ خلق ثابت ہوں جو بغیر اقتدار کے ثابت نہیں ہوتے۔ سو ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں قسم کے اخلاق دونوں زمانوں اور دونوں حالتوں کے وارد ہونے سے کمال وضاحت سے ثابت ہو گئے ...

... چنانچہ بہت سے لوگوں نے آپؐ کے اخلاق دیکھ کر گواہی دی کہ جب تک خدا کی طرف سے اور حقیقتاً راستباز نہ ہو۔ یہ اخلاق ہرگز دکھلا نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کے دشمنوں کے پرانے کینے بیکلخت دور ہو گئے۔ آپؐ کا بڑا بھاری خلق جس کو آپؐ نے ثابت کر کے دکھلا دیا وہ خلق تھا جو قرآن شریف میں ذکر کر کے فرمایا گیا ہے اور وہ یہ ہے۔

"قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۶)

نیز فرمایا۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ" اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتا ہے۔ کہ جب آپؐ ہر ایک قسم کے خلق سے ہدایت کو پیش کرتے چنانچہ ایسا ہوا کہ آپؐ نے۔ اخلاق۔ صبر۔ نرمی اور نیز ہر ایک طرح سے اصلاح کے کام کو پورا کیا اور لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ دلائی۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۶۹)

عملی نمونہ:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نمایاں کامیابی کا راز آپؐ کا عملی نمونہ بھی تھا۔ آپؐ جو کچھ فرماتے اسے اپنے عمل سے بھی ثابت کر کے دکھاتے اور اپنے قول کی عملی تصویر بن جاتے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو "اسوۂ حسنہ" قرار دیا۔ اور فرمایا کہ اگر حقیقی طور پر اسلام کا علم سیکھنا چاہتے ہو اور اسلام پر عمل کرنا چاہتے ہو تو آؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش پا پر چلو۔ کیونکہ وہ جو کچھ کہتا ہے خود اس کی عملی تصویر بھی ہے۔ صرف قیل و قال تک ہی اسکا عمل محدود نہیں بلکہ وہ تو اسلام کا عملی پیکر ہے۔

"لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ"

یہی گواہی اپنوں پرایوں نے بھی دی کہ آپؐ کا قول و فعل بالکل ایک ہیں۔

چنانچہ اس بارہ میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا۔ کیا تم قرآن کریم نہیں پڑھتے۔

"کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنَ"

کہ اگر تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارہ میں پوچھتے ہو تو قرآن کو دیکھو۔ جن چیزوں سے قرآن نے روکا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے مجتنب رہے۔ اور جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا ہے آپؐ نے وہ ساری کیں۔ گویا ایک قرآن وہ ہے جو اوراق میں محفوظ ہے اور ایک عملی قرآن ہے جو آپؐ کی سیرت مقدسہ میں محفوظ ہے اور دونوں باہم مطابق ہیں۔

۔ قریش نے گو ذات نبویؐ سے عداوت کی مگر ادنیٰ سے ادنیٰ اخلاقی جرم بھی آپؐ کی طرف منسوب نہ کر سکے۔ اس اعلان کے باوجود کہ۔ "فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ"

نہ اس اعلان سے پہلے نہ بعد۔ بلکہ جانی سے جانی دشمن بھی یہی گواہی دیتے رہے۔

ماجربنا علیک الا صدقاً

اور یہ کہ انا لا نکذبک بل نکذب بما جئت بہ (ترمذی کتاب التفسیر)

کہ ہم نے ہمیشہ ہی آپؐ کو صادق القول پایا ہے۔

اور اے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم تجھے جھوٹا نہیں کہتے بلکہ اس تیری تعلیم کو ہم جھٹلاتے ہیں جو تو لے کر آیا ہے۔

غرض کامل قوتوں والے انسان کے اندر جسقدر یا جس قسم کے اعلیٰ اوصاف پائے جانے چاہئیں وہ سارے کے سارے آپؐ کی ذاتِ مبارک میں اپنی پوری شان و شوکت اور عظمت کے ساتھ پائے جاتے تھے۔

آپؐ کی مبارک سیرت میں سخاوت۔ علم بنی نوع انسان کی ہمدردی و خیر خواہی کا عملی نمونہ بھی تھا۔ احسان، تحمل اور بردباری بھی تھی۔ وفا داری، رحم، ایثار بھی آپؐ میں پایا جاتا تھا۔ تواضع، اخوت، وقار۔ بلند ہمتی اولوالعزمی اور استقلال بھی آپؐ کی ذات میں موجود تھا۔ آپؐ کے عملی نمونہ میں صبر بھی تھا۔ رأفت بھی تھی۔

جفاکشی بھی تھی سادگی بھی تھی۔ صلہ رحمی بھی تھی۔ سچائی بھی تھی بدی کے مقابلہ کی طاقت اور قوتِ برداشت بھی تھی۔ غرباء پروری کا بھی آپؐ عملی نمونہ تھے۔ غرض کونسی وہ خوبی تھی اور کونسا وہ انسانی کمال تھا۔ جس کا آپؐ نے عملی نمونہ نہ دکھایا۔"

حضرت اقدس کیا ہی خوب فرماتے ہیں۔

"وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُرزور دریا سے کمالِ تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسانِ کامل کہلایا ..... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسانِ کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا۔ جس سے روحانی بعثت اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی۔ اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداءِ دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔" (اتمام الحجۃ صفحہ ۲)

نیز فرمایا۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک عظیم الشان کامیاب زندگی ہے آپؐ کیا بلحاظ اپنے اخلاقِ فاضلہ کے اور کیا بلحاظ اپنی قوت قدسی اور عقد ہمت کے اور کیا بلحاظ اپنی تعلیم کی خوبی اور تکمیل کے اور کیا بلحاظ اپنے کامل نمونہ اور دعاؤں کی قبولیت کے غرض ہر طرح اور ہر پہلو میں چمکتے ہوئے۔ شواھد اور آیات اپنے اندر رکھتے ہیں کہ جنکو دیکھ کر ایک غبی سے غبی انسان بھی بشرطیکہ اس کے دل میں بے جا غصہ اور عداوت نہ ہو۔ صاف طور پر مان لیتا ہے کہ آپؐ در "تخلقوا باخلاق اللہ"

کا کامل نمونہ اور کامل انسان ہیں۔"

(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

دُعا:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں اپنی تبلیغ کے لئے ظاہری تدابیر اور ذرائع بروئے کار لاتے وہاں آپؐ کا یہ طریق بھی تھا کہ محض ان ذرائع و تدابیر پر اکتفا نہ کرتے اور نہ ان پر بھروسہ کرتے بلکہ اپنے ربِ کریم کے حضور دردمندانہ دعاؤں سے بھی کام لیتے۔ اور بڑے دردمند دل کے ساتھ اپنے مولا کریم کے سامنے دنیا کی بہتری، بھلائی اور ہدایت کے لئے اور اپنے فرض کی احسن طور پر بجا آوری کے لئے اور اس کے اعلیٰ و شاندار نتائج کیلئے ہر وقت عاجزانہ دعائیں کرتے رہتے حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ۔

(ترمذی ابواب الدعوات)

کہ رسول کریمؐ ہر وقت اپنے رب کے حضور دعائیں کرتے رہتے تھے۔

چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں دنیا کے لئے نہ تھیں بلکہ آپؐ کی دعائیں یہ تھیں کہ بت پرستی دور ہو جائے۔ اور خدا تعالیٰ کی توحید قائم ہو اور یہ انقلاب عظیم میں دیکھ لوں کہ جہاں ہزاروں بت پوجے جاتے تھے وہاں ایک خدا کی پرستش ہو۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۷۴)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض دفعہ ساری ساری رات یہ دعا فرماتے تھے۔ اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون فان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفرلھم فانک انت العزیز الحکیم۔

اے میرے رب میری قوم کو ہدایت دے دے کیونکہ یہ لوگ (علم دین سے) ناواقف ہیں اگر تو ان کو عذاب دے گا تو یہ تیرے ہی بندے ہیں۔ (یعنی کیا تو اپنے بندوں کو عذاب دے گا) لیکن اگر تو ان کو بخش دے تو تو عزیز و حکیم ہے۔

غرض کہ آنحضورؐ اپنی قوم کی ہدایت کے لئے انتہائی سوز و گداز اور دردمند دل کے ساتھ اپنے مولا کے حضور دعائیں کرتے۔ آپکی نیم شبی گریہ زاری اور آہ و بکا کو خدا نے شرف قبولیت بخشا اور دردمند دل سے نکلی ہوئی۔ عاجزانہ و متضرعانہ اور دردمندانہ دعاؤں کو سنا۔ اور ان کو جو فرش پر بیٹھے تھے عرش کا وارث قرار دیا۔ آپؐ کی اندھیری راتوں کی دعاؤں نے ایک عظیم انقلاب پیدا کر دیا کہ وہ جو دنیا کے جاہل ترین اور اجڈ درندہ خصلت وحشی شمار کئے جاتے تھے دنیا کے روحانی معلم اور استاد بنے اور خدا نما وجود بن گئے۔ اور روح القدس کی انہیں تائید ہوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابتلاؤں کی حقیقت

مکرم محمد اشرف صاحب کاہلوں ایم اے بی ایڈ دھیرو کے ضلع (فیصل آباد)

یہ بات سنت اللہ میں داخل ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے مامورینِ زمانہ اور ان کی جماعتوں سے دو طرح کا سلوک کرتا ہے۔ ایک سلوک کا پہلو یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے برگزیدہ بندوں پر اپنی خوشنودی کی چادر ڈالتا ہے۔ ان سے پیار کرکے ظاہر کرتا ہے کہ دنیا میں میرے پیارے یہی بندے ہیں۔ مقام و مرتبہ کے لحاظ سے اپنے نشانوں کو ان کے واسطے ظاہر کرتا ہے۔ ان کے مخالفین خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتے ہیں۔ مامور وقت اپنے مخالفین کو للکار کر کہتا ہے۔

"اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر۔
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم۔

سلسلۂ نبوت کی تاریخ شاہد ہے کہ خدا تعالیٰ نبی اور اس کے متبعین کو غالب کرتا رہا ہے اور مخالفین کو ان کے اور ان کی جماعتوں کے مقابلہ میں ناکام و نامراد کرتا چلا آرہا ہے۔

یہ ایک تاریخی صداقت ہے اور روشن دلیل۔ اس درخشندہ برہان کو کوئی بھی انصاف پسند رد نہیں کرسکتا کہ خدا تعالیٰ اپنے پیاروں کے لئے غیر معمولی نصرتوں کے سامان پیدا کرتا ہے۔ ان کے واسطے زمین و آسمان میں تغیرات کئے جاتے ہیں۔ ان ہونی باتوں کو ممکن الوقوع بنایا جاتا ہے۔ خدائی نصرت ہمہ وقت ان کے شاملِ حال رہتی ہے۔ اس غیر معمولی سلوک کو دل محسوس کرتے ہیں دلوں کی زمین ان کے واسطے فتح کی جاتی ہے۔ بے ساختہ زبانیں پکار اٹھتی ہیں۔

"کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو"

یہ ایک دائمی اور اٹل وعدہ ہے جو خدائے قدوس اپنے باغِ روحانیت کے شاداب پودوں کے حق میں پورا کرتا چلا آرہا ہے۔

سلوک کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے ملنے والوں سے دوستی کا سا معاملہ کرتا ہے کبھی ان کی بات جانتا ہے اور کبھی اپنی منواتا ہے اپنی مرضی کو منوانے کے لئے وہ ذاتِ برحق ان نیک بندوں کو ابتلاؤں سے گزارتا ہے تاکہ وہ خدا تعالیٰ کی مرضی پر خوش و خرم رہیں خدا تعالیٰ انکو ابتلاؤں کی بھٹی میں ڈال کر صابر و شاکر رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ تاکہ ان کے نتیجہ میں وہ اپنے اعلیٰ اخلاق کے ذریعہ سے اپنی محبت الٰہیہ کو عشق کی بنیادوں پر استوار کریں۔ ان ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ۔ (البقرہ آیت ۱۵۶)

ترجمہ۔ اور ہم تمہیں مختلف ابتلاؤں میں ضرور ڈالیں گے۔ کچھ خوف تم پر لائیں گے۔ کبھی تمہیں بھوک کے ذریعہ آزمائیں گے اور کبھی مالوں، جانوں اور اولاد کے ضیاع اور مساعی کی ناکامی کے ذریعہ تمہارا امتحان لیں گے۔ ہاں ان تمام مواقع پر صبر کرنے والوں کے لئے بشارت ہے

حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ سب سے زیادہ سخت ابتلاء کس پر آتا ہے۔؟ آنحضرتؐ نے فرمایا نبیوں پر اُن کے بعد پھر درجہ بدرجہ نیک لوگوں پر۔ ہر انسان پر اس کے دینی مقام کے لحاظ سے ابتلاء آتا ہے اور اگر وہ شخص اپنے دین میں پختہ ہے تو اس پر سخت ابتلاء آتا ہے اور اگر دین میں کمزور ہے تو اس پر نرم ابتلا آتا ہے۔ اسی طرح ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص زمین پر بے گناہ ہو کر چلتا پھرتا ہے"

(مشکوٰۃ المصابیح)

گویا کہ خدا تعالیٰ ہر دو سلوک مومنین سے روا رکھتا ہے تاکہ نتیجۃً یہ لوگ انعاماتِ خداوندی کے مستحق بنیں۔ ابتلاؤں کی حقیقت واضح کرتے ہوئے ضروری ہے کہ ایک شبہ کا ازالہ کیا جائے بعض لوگ ابتلاء اور عذاب کو ایک ہی معنی دیتے ہیں۔ حالانکہ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

عذاب وہ دُکھ ہے جو بطور سزا ہوتا ہے اور نتیجہ خدا تعالیٰ سے دُوری اور اس کا غضب ہوتا ہے۔ عذاب میں مبتلا شخص نیکیوں سے محروم رہتا ہے اور انجام کے لحاظ سے نامراد ہوتا ہے۔ اس کے برعکس ابتلاء ایک محبت بھری آزمائش ہے جو انسان کے جذبات تقویٰ کو اور بھی شعلہ زن کرتی ہے اور ایسا انسان خدا تعالیٰ کی محبت اور قرب میں اور ترقی کرتا ہے۔ مومنین سے سلوک کا دوسرا پہلو اس بات کو بھی عیاں کرتا ہے کہ صاحبِ اقتدار صرف ایک ہی ذات ہے جو قادرِ مطلق ہے اور کائنات کا خالقِ حقیقی ہے۔

ابتلاؤں کے چند بنیادی فوائد بھی ہیں جو ایسی جماعتوں کے لئے موجب تسکین و راحتِ قلب کا باعث بنتے ہیں۔

۱۔ غیر معمولی نصرتوں کا پیش خیمہ

ابتلاء خدا تعالیٰ کی غیر معمولی نصرتوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے کمزور بندوں کے لئے غیر معمولی اسباب کامیابی پیدا فرماتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ وہ اپنی محبت کی چنگاری کو اور روشن اور جلا دینے کے لئے اپنے پیاروں پر ابتلاء کے پہاڑ گراتا ہے کیونکہ اس میں عظیم حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔

۲۔ اخلاقِ حسنہ کا امتحان۔

ان ابتلاؤں کے نتیجہ میں مومنوں کے بلند اخلاق، صبر، عفو اور استقامت دنیا کے سامنے امتحان کی کسوٹی پر پرکھے جاتے ہیں۔ روحانی قوتیں دائرۂ کمال کو پہنچتی ہیں۔ گویا اخلاقِ حسنہ کا نمونہ مومنوں کے ذریعہ دنیا والوں پر ظاہر کیا جاتا ہے۔

توحید باری تعالیٰ اور صاحب اقتدار ہونے کا ثبوت

ابتلاؤں کے دوران مومنوں کی کمزوری اور عاجزی کے ظاہر ہونے سے خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کے صاحب اقتدار ہونے کا ناقابلِ تردید ثبوت ملتا ہے۔

۴۔ بلندیٔ درجات اور غیر معمولی ترقی

ان امتحانوں اور تکالیف سے اہلِ ایمان بلندیٔ درجات اور غیر معمولی روحانی ترقی کے مستحق بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی اس سنت مستمرہ کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ۔ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ

(البقرہ آیت ۲۱۵)

ترجمہ۔ یعنی کیا تم نے گمان کر لیا کہ تم یونہی منہ سے دعویٰ ایمان کرکے جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور ہماری محبت کو پالو گے۔ حالانکہ ہنوز تم پر وہ حالات نہیں گزرے جو تم سے پہلے لوگوں پر گزرتے رہے ہیں انہیں سختیوں اور تنگیوں سے واسطہ پڑا وہ بیماریوں اور دُکھوں سے آزمائے گئے۔ ان پر زلزلے آتے رہے یہاں تک رسول اور ان کے ساتھی مومن پکار اٹھے کہ خدا کی نصرت کب آئے گی۔ تب فرمایا کہ خبردار۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت قریب ہے۔

فرمانِ الٰہی کے موجب انہی نصرت اور اور فرشتوں سے انہوں نے جا ملائے۔ پس یہ عظیم انقلاب اس فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ کہ جسے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔

حضرت اقدس اس عظیم و بے نظیر انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ درپشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ وآلہ بعدد ھمہ وغمہ وحزنہ لھذہ الامۃ
نزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔

(برکات الدعا ص۵)

اسی طرح فرمایا۔

"ابتدائے اسلام میں بھی جو کچھ ہوا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ جو کہ مکہ کی گلیوں میں خدا تعالیٰ کے سامنے رو رو کر آپؐ نے مانگیں۔ جس قدر عظیم الشان فتوحات ہوئیں کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل دیا وہ سب آنحضرتؐ کی دعاؤں کا اثر تھا۔ ورنہ صحابہؓ کی قوت کا یہ حال تھا کہ جنگِ بدر میں صحابہؓ کے پاس صرف تین تلواریں تھیں اور وہ بھی لکڑی کی بنی ہوئی تھیں۔ (الحکم ۱۷ر ستمبر ۱۹۰۶ ص۴)

(آخر دعوانا الحمد للہ رب العلمین)

اعلان

مکرم حافظ اللہ یار صاحب جو دنیا پور میں حافظ کلاس کو پڑھاتے تھے نیز مختلف جماعتوں میں تراویح کے لئے نظارت کی طرف سے جاتے تھے رحلت فرما گئے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن احباب مرحوم کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلندیٔ درجات ابتلاؤں کے دور کے بعد وقوع پذیر ہوتی ہے۔ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور ہر طرف اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک تناآور درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا۔ وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو آخر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے"

الوصیت صفحہ ۹-۱۰

پس عزیزو یہی حقیقتِ ابتلا ہے جو حضرت اقدس نے رسالہ الوصیت میں بیان فرمائی ہے۔ بموجب فرمودہ حضرت اقدس ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ابتلاؤں میں صبر کا دامن تھام رکھیں اور عاجزانہ دعاؤں سے فتح یابی اور برکتوں کے لئے آستانۂ الوہیت پر جھکے رہیں تاکہ وہ لیل جس کا تذکرہ حضرت مصلح موعود نے سورۃ فجر کی تفسیر کرتے ہوئے کیا ہے بہ سلامتی گزر جائے اور فجر جلد طلوع ہو تاکہ ہمارے لئے سکینت قلب کے سامان پیدا ہوں۔ آمین۔

تصحیح اعلانِ دار القضاء

مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب مرحوم کے ترکہ کا جو اعلان مورخہ ۶/۸۱ کو اخبار الفضل میں شائع ہوا تھا اس میں ورثاء میں سے دو نام خالدہ کریم صاحبہ اور شاہدہ یعقوب صاحبہ شائع ہونے سے رہ گئے تھے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

مطالعۂ کتب

"آئینہ کمالاتِ اسلام" ماہِ اکتوبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے مقرر ہے۔ جس کا دوسرا نام "دافع الوساوس" (وساوس کا ازالہ کرنے والی) بھی ہے حضرت اقدس کی یہ کتاب پہلی بار فروری ۱۸۹۳ء میں شائع ہوئی۔ ایک مقدمہ اور تین باب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ حضرت اقدس نے اس کے آغاز میں یہ دعا بھی تحریر فرمائی:۔

"خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے اور ایک عالم کے لئے ہدایت کا موجب کرے۔ آمین ثم آمین!"

(مرسلہ: مجلس خدام الاحمدیہ مقامی۔ ربوہ)

اعانتِ "الفضل"

مندرجہ ذیل احباب نے اعانتِ الفضل کے لئے رقوم ارسال کی ہیں۔ احباب کرام انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں:۔

محمد حنیف صاحب شمس کراچی	۲۰۰/- روپے
خالد لطیف احمد صاحب "	۵۰/- "
محمد سلیم صاحب ناصر سانگھڑ	۱۰/- روپے
عبدالرؤف بھٹی چک لالہ راولپنڈی	۱۰/- "
امۃ الحمید صاحبہ بنت مکرم صوبیدار کرم الدین صاحب۔ منجانب والدہ مرحومہ دارالنصر غربی ربوہ (۲ خطبہ نمبر)	۷۰/- روپے

(مینیجر الفضل ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کا بیٹا بیرون ملک سے پاکستان آرہا ہے احباب کرام اس کی بخیر و عافیت واپسی کے لئے دعا فرمائیں۔ اس سلسلہ میں کچھ پریشانی لاحق ہے اللہ تعالیٰ ہر مشکل اور پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین!

(محمد شریف ہاشمی۔ کراچی)

(۲) میرا داماد محمد امین صاحب آف ڈسکہ ۲½ ماہ سے بعارضہ کھانسی علیل اور زیر علاج ہے جملہ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(فیروز الدین امرتسری
انسپکٹر تحریک جدید۔ ربوہ)

کیا آپ
چندہ عام۔ حصہ آمد
چندہ جلسہ سالانہ
ادا
فرما چکے ہیں؟

سالانہ اجتماع اطفال پر
خوراک کا انتظام

بیرونی مجالس سے تشریف لانے والے اطفال کا ناشتہ اور کھانے کا انتظام مجلس مرکزیہ کرے گی۔

لیکن ہر طفل کے لیے یہ ضروری ہوگا کہ وہ اپنے ساتھ ایک عدد پلیٹ اور گلاس لائے۔ ناظمین اطفال اپنی مجالس کے لیے بالٹیاں اور سالن ڈالنے کے چمچ ضرور ہمراہ لائیں۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ)

— قسط نمبر ۲۸ —

مخلصین جماعت کی طرف سے تحریک جدید کیلئے نمایاں وعدے

۵۲۷	مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب	راولپنڈی	۵۰۶	روپے
۵۲۸	" ڈاکٹر لطیف احمد صاحب جاوید	"	۵۰۵	"
۵۲۹	" عبدالباسط صاحب ابن قاضی فضل عظیم صاحب	"	۵۰۰	"
۵۳۰	" قریشی صالح محمد صاحب	"	۸۵۰	"
۵۳۱	" خواجہ مبارک احمد صاحب	"	۵۱۰	"
۵۳۲	" شیخ محمد طلحہ صاحب	"	۵۲۵	"
۵۳۳	" مجید اختر صاحب	اسلام آباد	۶۰۰	"
۵۳۴	" ٹھیکیدار نواب دین صاحب	"	۶۰۰	"
۵۳۵	" ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب منگلہ	"	۵۰۰	"
۵۳۶	مکرمہ بیگم صاحبہ کیپٹن عبدالوہاب صاحب مرحوم	"	۶۰۰	"
۵۳۷	مکرم ٹھیکیدار عبدالستار صاحب	"	۵۲۰	"
۵۳۸	" کرنل ثروت احمد صاحب	"	۶۰۰	"
۵۳۹	" میجر منیر احمد صاحب فرخ	"	۵۲۵	"
۵۴۰	" شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت احمدیہ	"	۶۷۵	"
۵۴۱	" شیخ عطاء الرحمٰن صاحب پراچہ	"	۵۰۰	"
۵۴۲	مکرمہ بیگم صاحبہ محمودہ یونس صاحب	"	۵۰۰	"
۵۴۳	مکرم ڈاکٹر رانا محمد طارق صاحب	"	۵۵۰	"
۵۴۴	" چوہدری محمد اکرم خانصاحب	"	۶۲۵	"
۵۴۵	" محمد الطاف حسین صاحب	"	۵۰۰	"
۵۴۶	" محمد یار صاحب مجوکہ	"	۵۰۰	"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مجلس مذاکرہ

مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۸۱ء کو خاکسار کے مکان پر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن سیالکوٹ کے زیر اہتمام ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی۔ اس مجلس مذاکرہ میں احمدی طلباء کے ساتھ ان کے ۲۳ دوستوں نے بھی شرکت کی۔ مجلس مذاکرہ نہایت ہی دوستانہ ماحول میں قریباً ۳½ گھنٹے تک جاری رہی۔ مکرم خواجہ غلام احمد صاحب آف سیالکوٹ شہر نے نہایت ہی مؤثر رنگ میں طلباء کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس خوشگوار مجلس میں محترم امیر صاحب شہر سیالکوٹ اور مکرم مربی صاحب ریسرچ بھی تشریف فرما تھے۔ اس مجلس مذاکرہ کا پروگرام ۷ بج کر ۴۵ منٹ پر مکرم فہیم احمد صاحب کی تلاوت سے شروع ہوا بعد ازاں خاکسار نے حضرت اقدس کے شیریں منظوم کلام میں سے چند اشعار پڑھے خاکسار اپنے رفیق طلباء نیز مکرم خواجہ غلام احمد صاحب امیر صاحب شہر اور مربی صاحب ریسرچ کے کمال دل سے ممنون ہے کہ انہوں نے اس پروگرام کی کامیابی میں ہم سے تعاون فرمایا۔ مذاکرہ کے اختتام پر حاضرین مجلس کی چاہ سے تواضع کی گئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مجلس مذاکرہ کے مفید نتائج برآمد فرمائے۔ آمین!

(محمد جمیل راٹھور۔ صدر
احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن سیالکوٹ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۷۸۳

مَیں امۃ النصیر بنت چوہدری برکت علی صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۱-۶-۲۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- زیور طلائی ۲ تولہ مالیتی چار ہزار روپے

مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- امۃ النصیر بنت چوہدری برکت علی دارالرحمت غربی ربوہ

گواہ شد :- برکت علی ننگلی والد موصیہ ربوہ

وصیت ۳۵۴۷۷

گواہ شد :- شرافت علی برادر موصیہ ربوہ

مسل نمبر ۲۴۷۸۴

مَیں رشیدہ بیگم زوجہ شمس الحق صاحب قوم منہاس پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۱۱-۱۹۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- زیورات طلائی ڈنڈی جھمکی ۲ عدد، کڑے طلائی ۲ عدد، لاکٹ طلائی ایک عدد اور انگوٹھی طلائی ایک عدد۔ ان ساری چیزوں کا کل وزن ۵ تولہ ۳ ماشہ اور صافی وزن ۴ تولہ ۶ ماشہ ہے مالیتی دس ہزار روپے

۲- کپڑے سینے کی پرانی مشین مالیتی ۲۵۰/- روپے۔

۳- حق مہر ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند۔

مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- رشیدہ بیگم اہلیہ شمس الحق صاحب دارالنصر شرقی ربوہ

گواہ شد :- سید بشیر احمد ولد سید گل حسین شاہ صاحب صدر محلہ دارالنصر شرقی ربوہ

گواہ شد :- شمس الحق خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۴۷۸۵

مَیں نذیرہ بیگم بیوہ شیخ غلام علی صاحب قوم جھٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۴-۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر بصورت کانٹے وزنی آٹھ ماشہ مالیتی ۱۵۰۰/- روپے وصول شد۔

اس وقت مجھے مبلغ یک صد روپے Rs 100/- ماہوار بصورت نان و نفقہ از بچگان مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- نذیرہ بیگم بیوہ شیخ غلام علی صاحب مکان ۴/۶۰ دارالعلوم شرقی ربوہ

گواہ شد :- مبارک احمد ظفر ولد خوشی محمد صاحب وصیت ۱۷۴۱۱ برادر موصیہ ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد :- اشفاق احمد پسر موصیہ

مسل نمبر ۲۴۷۸۶

مَیں امۃ الجمیل زوجہ منظور احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۱-۴-۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر ۱۵,۰۰۰/- بذمہ خاوند

۲- کانٹے جوڑی وزنی تولہ چوڑیاں ۸ عدد آٹھ تولہ۔ ہار دو عدد ۵ تولہ نکے ۲ عدد ۲ تولہ۔ انگوٹھیاں ۲ عدد ایک تولہ۔ نتھ ایک عدد ۱/۲ تولہ۔ کل زیورات طلائی وزنی ۱۷ ۱/۲ تولہ مالیتی ۳۵ ہزار روپے

مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- امۃ الجمیل زوجہ منظور احمد صاحب دارالیمن غربی ربوہ

گواہ شد :- منظور احمد خاوند موصیہ

گواہ شد :- مبشر احمد انسپکٹر وصایا

وصیت ۲۱۰۵۸

مسل نمبر ۲۴۷۸۷

مَیں محمودہ بیگم صاحبہ زوجہ عبدالعزیز صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال بیعت مارچ ۱۹۶۲ء ساکن ربوہ حال کھاد فیکٹری ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۵-۱۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر ۳۲/- روپے وصول شدہ

۲- زیورات طلائی کانٹے جوڑی وزنی ایک تولہ انگوٹھیاں وزنی ۱/۲ تولہ۔ کڑے ۲ عدد وزنی ۱ ۱/۲ تولہ ٹکمہ معہ سنگھار پٹی وزنی ۱ ۱/۲ تولہ گلوبند ایک عدد وزنی ۱ ۱/۲ تولہ۔ کل وزن چھ تولہ مالیتی ۱۲۰/- روپے

مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- محمودہ بیگم زوجہ عبدالعزیز صاحب باب الابواب ربوہ حال پاک عرب کھاد فیکٹری ملتان۔

گواہ شد : عبدالعزیز خاوند موصیہ

گواہ شد :- عنایت کریم کھاد فیکٹری ملتان

وقفِ جدید کا بجٹ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"وقفِ جدید کے کام کو چلانے کیلئے روپیہ کی بھی ضرورت ہے جماعتیں اس کے بجٹ کو پورا کرنے کی کوشش کریں"۔

یاد رہے کہ وقفِ جدید کا مالی سال ختم ہونے میں تین ماہ کا قلیل عرصہ رہ گیا ہے۔ ناظم مال وقفِ جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کے موجودہ خریداروں کے لیے خصوصی رعایت

ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا سالانہ چندہ خریداری بالترتیب -/۱۵ روپے اور -/۱۲ روپے ہے۔ کاغذ، کتابت۔ طباعت وغیرہ کی موجودہ مہنگائی کے پیش نظر یہ چندہ بہت کم ہے۔ اس بناء پر آپ کے اپنے یہ رسائل بہت خسارے میں جا رہے ہیں۔ اور ان رسائل کے اکثر اخراجات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ پورے کرتی ہے لہٰذا چندہ خریداری میں اضافہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر غور ہے لیکن صدر محترم نے صرف موجودہ خریداروں کے لیے خصوصی رعایت مرحمت فرمائی ہے کہ دس نومبر ۱۹۸۱ء تک خریداری کی تجدید کروا لینے والے خریدار پرانی شرح سے چندہ ادا کر سکیں گے۔

اس لیے اگر آپ اس رعایت فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر چندہ خریداری ادا فرما دیں۔ یا منی آرڈر بھجوا کر یا وی پی وصول کر کے رقم کی ادائیگی کر دیں۔ منی آرڈر یا چندہ بھجواتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینجر ماہنامہ خالد، ماہنامہ تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

احمدی طلبہ کے لیے ضروری اعلان

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پاکستان کا دوسرا سالانہ کنونشن مورخہ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز پیر (خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع سے اگلے روز) ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگا۔ امید ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز طلباء سے خطاب فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔ کالجز اور یونیورسٹیز کے تمام احمدی طلبہ سے شرکت کی درخواست ہے۔

عہدیداران شوریٰ کے لیے تجاویز اور مشورے مورخہ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۸۱ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں:۔ ملک خالد مسعود صاحب معرفت ایوان محمود ربوہ۔

(سیکرٹری مرکزی آرگنائزنگ کمیٹی احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پاکستان)

مقالہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب مرحوم

خاکسار حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جٹ مرحوم کی سیرت پر مقالہ لکھ رہا ہے۔ آں موصوف کے بارے میں جن حضرات کے پاس کچھ حالات و واقعات محفوظ ہوں جلد مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا انہیں مقالہ کی زینت بنایا جا سکے۔ شکریہ!

(چوہدری مسعود احمد انیس متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ درجہ شاہد)

اے احمدیت کے نونہالو!

اجتماع پر آتے ہوئے اور واپسی پر اور دورانِ اجتماع بکثرت تسلیمات اور درود شریف پڑھتے رہیں اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور ہم سب کے لئے یہ اجتماع موجب رحمت و برکت بنائے آمین!

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ)

موصی اور تعلیم القرآن

"تیسری ذمہ داری آج میں ہر اس موصی پر جو قرآن کریم جانتا ہے ڈالنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں اور یہ کام باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت ہو اور اس کی اطلاع نظارت متعلقہ کو دی جائے۔"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۱۰ر اپریل ۱۹۶۹ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

دعائے مغفرت

محترم چوہدری نذیر احمد صاحب مہاس آف رحیم یار خان مورخہ ۱۹ر اگست کو صبح پونے سات بجے بعمر ۷۲ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ نہایت ہی مخلص۔ خادم دین اور مالی قربانی کرنے والے بزرگ تھے۔ عرصہ دراز تک بطور سیکرٹری مال کام کرتے رہے۔ زعیم انصار اللہ ضلع رحیم یار خان بھی رہے۔ جماعت کی لائبریری کے قیام میں بھی آپ نے معاونت فرمائی۔ آپ چونکہ موصی تھے اس لئے اسی روز ان کی میت ربوہ پہنچائی گئی اور ۲۰/۹/۸۱ کو صبح ۹½ بجے بہشتی مقبرہ میں ان کی میت سپرد خاک کر دی گئی۔ ان کے پسماندگان میں ۵ بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ رب کریم ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو نیک اور خادم دین بننے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

(عبدالمجید ظفر
امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع رحیم یار خان)

نمایاں کامیابی

(۱) خاکسار کی اہلیہ ناصرہ ملک صاحبہ بنت مکرم ملک مبارک احمد صاحب آف کراچی۔ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم کے ساتھ کراچی یونیورسٹی میں (جینٹکس ڈیپارٹمنٹ) ایم ایس سی میں فرسٹ کلاس سیکنڈ پوزیشن سے نوازا ہے۔ الحمد للہ!

محترمہ ناصرہ ملک صاحبہ ان دنوں ایم ڈی۔ (M.D.) کرنے کے لئے ڈومیسلکن ری پبلک کے CIFAS یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ احباب جماعت خصوصاً بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی مودبانہ التماس ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی انہیں اعلیٰ دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے آمین ثم آمین!

محمد حنیف شمس سیکرٹری مال ولد الحاج محمد شریف صاحب آف گوجرانوالہ۔ گلشن اقبال کراچی)

چمپا کریم
چہرے کی خوبصورتی
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

پاکستان کے قیام میں جماعت احمدیہ حصہ نہ لیتی تو کیا ہوتا.....؟
اس سوال کا پُر لطف تفصیلی جواب۔
"تحریک پاکستان میں جماعت احمدیہ کی قربانیاں"
شائع ہو گئی ہے۔ ہر بک سٹال سے طلب کریں۔
احمد اکیڈمی ربوہ

Honourable Doctors!
In Chronic Resistant Diseases try Relevant Cures, eg. ASTHMA CURE in Asthma & PILES CURE in Piles etc.
A Cure is effective alone as well as given simultaneously with any other treatment. Litrature of 140 Cures Free.
Curative Med. Co. Regd. Pak. Rabwah, Ph. 606-607

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
با اعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز
اینڈ
پراپرٹی ڈیلرز
فون ۵۲۱
فون گھر ۴۳۱
ریلوے روڈ
بالمقابل
ریلوے اسٹیشن
رحمت بازار۔ ربوہ
کو
یاد رکھیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴